کلمۃ الحرمین

محمود مرزا جہلمی

انا للہ و انا الیہ راجعون

جلالۃ الملک سے خادم الحرمین الشریفین تک

مملکت خداداد پاکستان کا قیام ''لا الہ الا اللہ'' کی بنیاد پر عمل میں آیا۔ ملت مسلمہ تمام تر فرقہ بندیوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک ملت بن کر ابھری۔ مگر بدقسمتی سے کوتاہ فکر ملاں اور حرام خور سجادہ نشینوں کی ذاتی اغراض نے اسے دوبارہ پارہ پارہ کر دیا۔۔۔فرقہ پرستی کی اس لہر میں نہ صرف ہمارا اتفاق واتحاد اور ملی وحدت بہہ گئی بلکہ بعض مفاد پرستوں نے ملت مسلمہ کے محبتوں کے مراکز کو بھی نشانہ طعن وتشنیع بنایا۔

سرزمین حجاز سعودی عرب جہاں پوری دنیا کے اہل توحید کا قبلہ وکعبہ مکۃ المکرّمہ اور راہنمائی وہدایت کا سرچشمہ مدینۃ النبی ﷺ اور مسجد نبوی موجود ہیں۔ اور جہاں کے مسلم حکمرانوں کی اسلام دوستی اور مسلمانوں کے ساتھ انس ومحبت کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ انھیں بھی متنازعہ بنانے کی مذموم کوششیں کی گئیں۔۔۔مگر مسلمان جنہیں اپنے اللہ کی وحدانیت اور اپنے پیغمبر آخرالزمان ﷺ کی رسالت پر فخر وناز ہے۔ ان کے دل آج بھی مکہ ومدینہ اور سعودی عرب کے نام پر بے ساختہ دھڑک اٹھتے ہیں۔ چند سال قبل جب اللہ تعالیٰ نے دین کا فہم عطا کیا اور شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ کے دورہ جہلم کے موقع پر شرک وبدعات کے اندھیروں سے نکل کر قرآن وسنت کی روشنی سے قلب ونظر منور ہوئے۔ اور صرف دنیا کی طلب کی بجائے کچھ وقت آخرت کی بہتری اور قرآن وحدیث کے مطالعہ، تحقیق اور اشاعت وتبلیغ کیلئے وقف کیا تو سعودی عرب کے موجودہ حکمران خاندان کی دینی خدمات کے بارے میں بھی آگاہی ہوئی۔ حضرت مرحوم شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ کی اسلامی خدمات سے متعارف ہوا .... مگر...... شنیدہ کے بود مانند دیدہ!

امسال اپنے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور فضل وکرم والا معاملہ پیش آیا۔ جب تیسری بار حج کی قرعہ اندازی میں نام نہ نکل سکا۔ ٹور آپریٹرز نے دیر ہونے کی وجہ سے معذرت کر دی۔ پاکستان میں سعودی عرب کے موجودہ سفیر عزت مآب عالی مرتبہ جناب علی بن سعید بن عواض عسیری کی طرف سے آخری وقت میں خصوصی ویزہ جاری ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حج کی سعادت کا اہتمام کر دیا۔

سعودی ایئرلائنز کی چائنہ کے حاجیوں کیلئے وقف خصوصی اور آخری فلائٹ کے ذریعے اپنی بیگم اور ہمشیرہ محترمہ کے ہمراہ حج سے صرف ایک دن پہلے مکہ مکرمہ پہنچا اور پھر حج کے دوران اور حج کے بعد مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں حج وعمرہ

کی سعادت اور زیارت مقامات مقدسہ میں جو وقت گزارا اور جن کیفیات سے گزرا وہ ایک الگ مضمون ہے۔ مگر اس دوران جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا صرف مسجد نبوی ﷺ اور مسجد الحرام اور بیت اللہ کی تزئین و آرائش، توسیع اور وہاں حج اور عمرے کی سعادت کیلئے آنے والے اندرون ملک و بیرون ملک سے مہمانوں کیلئے انتظامات دیکھ کر عقل دنگ رہ گئی

یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہوں گا تا کہ اس سارے عرصے کے دوران جب بھی نماز کی ادائیگی کیلئے بیت اللہ یا مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔ وہاں کی ہوا اور فضا نے بھی گواہی دی کہ کوئی شخص ہے۔ جو حرمین شریفین پر قلب و نظر اور نگاہ دل سے قربان اور فدا ہو رہا ہے۔ وہاں حاجیوں کیلئے کئے گئے انتظامات بیان نہیں کئے جا سکتے دیکھے اور محسوس ہی کئے جاسکتے ہیں۔ شب و روز بار بار ایسے لمحات آئے۔ کہ نگاہیں آسمان کی طرف اٹھیں۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے دل بھر آیا اور بے ساختہ زبان سے یہ الفاظ نکلے ''اے مالک کائنات! شاہ فہد اور آل سعود نے تیرے گھر کی خدمت کا حق ادا کر دیا تو ان پر اپنی رحمت کا مینہ برسا دے۔ ان کے دونوں جہان سنوار دے'' (آمین)۔

(یکم اگست 2005ء) آج اس دن خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ کی وفات حسرت آیات سن کر دل ایک بار پھر بھر آیا۔ آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور دل سے وہی الفاظ بے ساختہ نکلے ''اے میرے اللہ مرحوم نے تیرے گھر کی خدمت کا حق ادا کر دیا تو اسے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے (آمین) سعودی عرب اور اس کے نیک دل حکمرانوں کو اپنی پناہ میں رکھ۔ (آمین) سعودی عرب کے موجودہ حکمران خاندان اور خصوصاً شاہ فہد کی خدمات کیلئے صفحات نہیں کتابیں درکار ہیں۔ مگر ''حرمین'' کے یہ صفحات اس مقصد کیلئے انتہائی ناکافی ہیں۔ مگر جامعہ علوم اثریہ جہلم کے بانی حضرت مولانا حافظ عبدالغفورؒ اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے بانی اور محسن و مشفق اور ذاتی مہربان دوست علامہ محمد مدنیؒ کے انتظام و انصرام میں جاری ہونے والے ''ماہنامہ حرمین جہلم'' میں کم ہی سہی مگر شاہ فہد اور آل سعود اور مملکت سعودی عرب کا ذکر نہ ہونا بھی ناشکری اور ناانصافی کے زمرے میں آتا ہے۔

شاہ فہد کی وفات یکم اگست کو ہوئی۔ اس دن سے آج تک دنیا بھر کے اخبارات و رسائل، الیکٹرانک میڈیا خصوصاً پاکستان کا پریس مرحوم شاہ فہد اور ان کے جانشین سعودی عرب کے نئے فرماں روا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعودؒ اور مملکت سعودی عرب کے مسلمانوں اور عالم اسلام کی امداد اور حرمین شریفین کی خدمات کے تذکرے سے بھرا ہوتا ہے۔

غیر مسلم مفکرین نے بھی انھیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا مگر یہاں مختصراً تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔ 1982ء جب انھیں باقاعدہ طور پر سعودی عرب کا اقتدار سونپا گیا تو انھوں نے

اپنے لئے جلالۃ الملک کے بجائے خادم الحرمین الشریفین کا لقب پسند کیا۔شاہ فہد واقعی اس لقب کے حق دار تھے۔ان کے دور اقتدار میں حرم مکی یعنی بیت اللہ اور حرم مدنی یعنی مسجد نبوی ﷺ کی سب سے زیادہ توسیع ہوئی۔قرآن پاک کی اشاعت اور اسلامی لٹریچر کی خوبصورت انداز میں دنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ کر کے لاکھوں کی تعداد میں حجاج کرام اور عمرہ کیلئے آنے والوں میں مفت تقسیم ایک تاریخی کارنامہ ہے۔حجاج کرام کیلئے منیٰ،عرفات،مکہ اور مدینہ منورہ میں مفت کھانے پینے کا وسیع انتظام وانصرام ان کا شوق اور مشن تھا۔اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو قبول فرمائے۔(آمین)

صرف سعودی عرب کے عوام ہی نہیں پورے عالم اسلام کے مسلمان شاہ فہد کو دل و جان سے چاہتے تھے۔امت مسلمہ کے اتحاد کیلئے شاہ فہد کے بڑے بھائی شاہ فیصل نے جن کوششوں کا آغاز کیا تھا۔ان کی شہادت کے بعد شاہ خالد اور شاہ فہد نے انھیں آگے بڑھایا۔سعودی عرب میں شرعی نظام کا نفاذ سلطنت کے بانی اور شاہ فہد کے والد شاہ عبد العزیز نے 1924ء میں ہی کر دیا تھا۔شاہ عبدالعزیز نے مملکت کیلئے جس اسلامی نظام کو رائج کیا وہ تا ایں دم بحسن وخوبی جاری وساری ہے اور سعودی عوام ہی نہیں پورا عالم اسلام اس کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔شاہ فہد سے قبل حجاج کرام کیلئے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے گرمی کی شدت سے براحال ہو جاتا تھا۔شاہ فہد نے مطاف کے اندر ٹھنڈا سنگ مرمر لگوایا۔بیت اللہ کے کونے کونے میں آب زم زم کے کولر لگوائے۔آج لاکھوں زائرین جب کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو یہ سہولتیں دیکھ کر ان کے دل سے شاہ فہد کیلئے دعائیں نکل رہی ہوتی ہیں۔

شاہ فہد مرحوم بلاشبہ بہت بڑے مدبر،عظیم راہنما اور عالمی سیاست کے شاہسوار تھے۔قوموں کی زندگی میں تعلیم کا بڑا دخل ہوتا ہے۔شاہ فہد نے ملک کے طول وعرض میں یونیورسٹیوں،سکولوں اور کالجوں کا جال بچھا دیا۔مدینہ طیبہ میں قرآن پاک کی پرنٹنگ کا کمپلیکس،40 سے زائد زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ،پھر اس کی کروڑوں کی تعداد میں اشاعت اور دنیا بھر میں مفت تقسیم۔قرآن کی اشاعت کے ساتھ یہ محبت،یہ اخلاص،یہ جدوجہد یقیناً اس کا اجر بدلہ اور ثواب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاں ہے۔پھر آڈیو کیسٹوں پر آئمہ حرمین کی آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کے کیسٹ شاہ فہد کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔

دنیا کے پانچ براعظموں میں شاہ فہد کی طرف سے 1500 مساجد اور 210 اسلامی مراکز کی تعمیر مکمل ہوئی ہے شاہ فہد نے اسلام کی خدمت کیلئے ہزاروں ایسے کام کئے جن کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ ان خیر کے کاموں میں کس کا ہاتھ تھا یا کس کا سرمایہ تھا۔آل سعود کی صفات میں علماء کی قدر ومنزلت،ان کے گھر جانا اور ان کی عزت وتوقیر کرنا شامل ہے۔سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ شاہ فہد کے دور میں مفتی اعظم تھے۔ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ شیخ ابن بازؒ گر

گئے اوران کو چوٹ لگ گئی۔شاہ فہد کو معلوم ہوا تو رات کو خود بنفس نفیس ڈرائیو کر کے تیمارداری کیلئے شیخ کے گھر گئے۔

حرمین شریفین کی توسیع آپ کا تاریخی کارنامہ ہے یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو قیامت تک برقرار رہے گا۔مسجد الحرام کو حجاج کرام اور معتمرین کیلئے پاک وصاف رکھنا نہایت پسندیدہ عمل ہے۔خادم الحرمین الشریفین نے مسجد الحرام میں کشادگی پیدا کرنے کیلئے حرم کے مغربی حصے کو مسجد میں شامل کیا۔جو کہ باب العمرہ اور باب ملک عبدالعزیز کے درمیان واقع ہے۔اس تاریخی توسیع کے بعد موسم حج اور رمضان المبارک میں دس لاکھ افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں، چونکہ حج کے ایام میں چھت بھی استعمال کی جاتی ہے۔اور مسجد کے تین اطراف صحن کو شامل کیا جاتا ہے۔نئی تعمیر شدہ عمارت کو جدید سہولتوں سے آراستہ کیا گیا ہے اور اسے ائیر کنڈیشنڈ کر دیا گیا ہے۔زیریں منزل، دوسری منزل اور چھت پر جانے کیلئے الیکٹرک سیڑھیاں نصب کی گئی ہیں۔اور حجاج کی سہولت کیلئے مسجد کے باہر زیر زمین لاتعداد حمام اور وضو کرنے کیلئے بہترین جگہ بنائی گئی ہے۔مسجد الحرام میں روشنی کا مثالی انتظام ہے اور رات کے وقت بقعہ نور بنی ہوتی ہے۔

مسجد الحرام کے ساتھ ساتھ مسجد النبوی ﷺ کے ساتھ ہر مسلمان کو خاص محبت ہے۔یہ وہ عظیم الشان اور عالی مرتبت جگہ ہے جہاں سید الانبیاء رحمۃ للعالمینؐ کے قدم مبارک پڑے۔ایسی مسجد میں تعمیر وترقی کا کام کروانا سعادت اور نیک بختی کی علامت ہے۔یہ اعزاز بلا شرکت غیرے شاہ فہد مرحوم کے حصے میں آیا جو مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کی تمام تر حدوں کو عبور کر گئے۔مدینہ منورہ جس قدر رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھا وہ آج سارے کا سارا آپ کی توسیع کی بدولت مسجد نبوی کے دامن میں سمٹ آیا ہے۔پوری مسجد کو سنگ مرمر سفید اور سیاہ پتھر سے مزین کیا گیا ہے۔یہ کام اس ہنرمندی اور خوبصورتی سے کیا گیا کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔مسجد کے ستون بے حد خوبصورت ہیں۔سنگ سرخ کی آمیزش سے فرش پر نہایت دلکش مینا کاری کی گئی ہے۔مسجد مکمل طور پر ائیر کنڈیشنڈ ہے کار پارکنگ کا بہترین انتظام مسجد نبوی ﷺ کے نیچے ہی زیر زمین کیا گیا ہے۔جہاں بیک وقت چار ہزار کاریں سما سکتی ہیں مسجد نبوی کے صحن میں ایسی چھتریاں لگا دی گئی ہیں جو مخصوص درجہ حرارت پر خود بخود کھل جاتی ہیں اور نمازیوں کو سایہ فراہم کرتی ہیں۔

حج کے موقع پر کم وبیش بیس لاکھ فرزندان اسلام فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔اس عظیم الشان اجتماع کیلئے جو انتظامات کئے جاتے ہیں دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔جدہ سے مکہ تک موٹروے چار رویہ ہے اور شہر میں داخلہ کے لئے کئی راستے ہیں۔چونکہ مکہ مکرمہ پتھریلے پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔لہذا آمدورفت کو آسان بنانے کیلئے شاہ فہد مرحوم نے تمام پہاڑوں میں سرنگیں نکالنے کا حکم دیا۔اب پورے شہر میں سڑکوں کا جال بچھ چکا ہے اور آمدورفت اس قدر

دستیاب ہوتی ہے۔حتیٰ کہ منیٰ میں نصب تمام خیمے ''فائر پروف'' ہوتے ہیں تمام خیموں میں ائیر کولر لگے ہوتے ہیں منیٰ میں قیام کے دوران بھی حجاج کرام کو تمام بنیادی سہولتوں سے نوازا جاتا ہے۔غسل خانوں بیت الخلاء اور وضو کیلئے شاندار انتظامات کئے جاتے ہیں۔عرفات میں لاتعداد کنٹینرز اشیاء خورد ونوش کے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

شاہ فہد بنفس نفیس حج کے ایام میں منیٰ میں قیام کرتے اور حجاج کی سہولتوں کی براہ راست نگرانی کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ منیٰ،عرفات اور مزدلفہ میں مناسک حج ادا کرتے ہوئے حجاج کو اپنے گھروں سے بھی بہتر سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔

حج کے علاوہ پورا سال مسلمان عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آتے رہتے ہیں۔ان کی راہنمائی اور آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے سارا سال وزارۃ الحج کے ذمہ داران ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔قربانی کے گوشت کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ضرورت مندوں تک پہنچایا اور سعودی عرب کی مثالی اور نادر کھجوریں مستحق لوگوں تک پہنچائیں یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز نے مکہ مکرمہ میں ''متحف المسجد الحرام'' یعنی میوزیم قائم کیا۔جہاں مسجد الحرام سے متعلق قدیم اشیاء اور تاریخی نوادرات محفوظ کی گئی ہیں۔اسی طرح مدینہ منورہ میں ریلوے لائن کے علاقے ''سکۃ الحدید'' کو بھی المتحف یعنی عجائب گھر کے طور پر محفوظ کیا گیا ہے۔زراعت کے شعبہ میں اب سعودی عرب مکمل طور پر خود کفیل ہے۔اس بات کا اعزاز شاہ فہد ہی کو جاتا ہے کہ انھوں نے اس شعبہ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرانے پر خصوصی توجہ دی۔جدید ٹیکنالوجی کی بدولت گندم درآمد کرنے والا یہ ملک سبزیاں،پھل،پھول اور دیگر اناج بھی وافر مقدار میں پیدا کر رہا ہے۔

عالمی تناظر میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور رجحانات میں آپ ثابت قدم رہے اور مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ کیا اور اپنا ذاتی اثر ورسوخ استعمال کر کے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کی۔بوسینا میں مسلمانوں کے قتل عام پر سخت ترین احتجاج کیا اور اس کی آزادی کیلئے مرکزی کردار ادا کیا۔دیگر آزادی کی تحریکوں میں بھی خصوصی توجہ فرمائی۔فلسطین کی آزادی کیلئے اپنا اخلاقی قانونی،سیاسی اور مالی تعاون فراہم کیا۔چیچنیا،کشمیر،افغانستان اور عراق میں رونما ہونے والے واقعات پر ہمیشہ دل گرفتہ رہے اور اسلامی دنیا کے موقف کی مکمل حمایت اور تائید کی۔

اندرون ملک شاہ فہد نے اپنے عظیم باپ شاہ عبدالعزیز اور اپنے بڑے بھائیوں شاہ سعود،شاہ فیصل شہید اور شاہ خالد مرحوم کے قائم کردہ اسلامی نظام عدل کو نہ صرف قائم ودائم رکھا بلکہ اسے اور استحکام دیا۔چوری ڈاکہ زنی جیسے جرائم کا آسان ہوگئی ہے کہ حج کے ایام میں بھی ٹریفک نہیں رکتی۔حج کے موقع پر تمام حجاج کیلئے ائیر کنڈیشنڈ رہائش اور

ٹرانسپورٹ سد باب کیا۔ آج بھی سعودی عرب میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ قاتل کو تہہ تیغ کر دیا جاتا ہے خواہ خاندان کا فرد ہی کیوں نہ ہو۔ شاہ فیصل شہید کے قاتل ان کے بھتیجے کا چوراہے پر لاکر جلاد کے ہاتھوں سر قلم کروا دیا گیا کہ یہ ہی اسلامی حکم ہے۔ اسی طرح زنا میں ملوث شہزادی کو سنگ سار کروا دیا گیا اور کسی مرتبہ یا مقام کا لحاظ نہیں رکھا گیا یہی وجہ ہے کہ سعودیہ میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ چونکہ ہر شخص کو علم ہے کہ گرفت میں آنے کے بعد کسی قسم کی نہ تو سفارش کام آسکتی ہے نہ رشوت چلتی ہے اور نہ ہی کوئی اور رعایت کی جاتی ہے۔ لہذا ہر شخص اپنے انجام سے باخبر رہتا ہے اور معاشرہ امن وسکون کے ساتھ روزمرہ زندگی کے امور سرانجام دیتا ہے۔

آل سعود کی حکمرانی کو اب سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ آل الشیخ کے ساتھ دیرینہ معاہدے پر دستخط ہوئے جس میں حکمرانی کیلئے قرآن وحدیث کو دین بنانے کا وعدہ ہوا۔ اور دو مبارک خاندانوں نے کلمہ توحید بلند کرنے کا عزم کیا اور پھر اس خاندان پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیئے۔ اسلام میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے اقتدار سنبھالتے ہی آل سعود کی اولین ترجیح شرک و بدعت کا خاتمہ تھا۔ علمائے کرام کے ساتھ ہر مرحلے میں مشاورت اور معاونت رہی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عرب قبائل اکٹھے ہوتے گئے۔

آل سعود کے کارناموں کی فہرست بڑی طویل ہے مگر جس حکمت کے ساتھ بیت اللہ شریف میں چار مصلوں کو ختم کر کے ایک مصلے پر امت کو متفق اور متحد کر دیا گیا بلاشبہ یہ عظیم کارنامہ تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کے احیاء کی برکت کی بدولت اس ملک کو ہر قسم کی آفات اور مصیبتوں سے بچا رکھا ہے۔ یہاں امن وامان ہے پوری دنیا کے مقابلے میں لوگ یہاں امن اور سکون میں ہیں۔ حدود کے نفاذ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کے خزانے کھول رکھے ہیں۔ اور یہاں ہر قسم کی اجناس کی فراوانی ہے اور کوئی آدمی کبھی بھوکا نہیں سویا۔

پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کے تعلقات روز اول سے اسلامی اخوت ومحبت کے ساتھ ایک برادرانہ رشتے پر مبنی رہے ہیں۔ پاکستان پر جب بھی کوئی مشکل اور آزمائش کی گھڑی آئی۔ سعودی عرب نے آگے بڑھ کر اسلامی بھائی چارے کا مظاہرہ کرتے ہوئے دست تعاون دراز کر دیا۔ 1965ء پاک، بھارت جنگ کے موقع پر اس وقت کے حکمران شاہ فیصل نے یہ کہہ کر پاکستان کا دل جیت لیا کہ ''ہم کھجور اور قہوہ پر گزارہ کرلیں گے آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے لے جائیں''۔ 1971ء میں جب مشرقی پاکستان کا سقوط ہوا تو شاہ فیصل پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے تھے اور انھوں نے بطور خاص بیت اللہ میں پاکستان کی حفاظت اور سلامتی کی دعائیں کرائیں۔

شاہ فہد نے ایک موقع پر یہ تاریخی اعلان کیا تھا کہ ''پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اور سعودی عرب پاکستان کے دفاع کو اپنا دفاع تصور کرتا ہے''۔ 28 مئی 1998ء میں جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کر دیئے تو شاہ فہد اور موجودہ حکمران شاہ عبداللہ نے باقاعدہ فون کر کے پاکستان کو مبارک باد دی اور اپنی طرف سے مکمل حمایت کا اعادہ کیا۔

ان ایٹمی دھماکوں کے بعد جب بعض ممالک نے پاکستان پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں تو شاہ فہد نے میاں نواز شریف کو پیغام بھجوایا کہ پریشان نہ ہوں اور اس کے ساتھ ہی انھوں نے پانچ سالوں کیلئے پاکستان کو یومیہ 50 ہزار بیرل تیل فری فراہم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جس سے پاکستان کی معیشت کو بہت بڑا سہارا مل گیا۔ شاہ فہد کی رحلت سے عالم اسلام ایک بہت بڑے مدبر مسلمان حکمران سے محروم ہو گیا ہے۔ شاہ فہد کا سانحہ ارتحال محض سعودی عرب کیلئے ہی نہیں بلکہ پوری امت کیلئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ (اللهم اغفر له وارحمه واسكنه فسيح جناته) (آمین)

آپ کی رحلت سے ہم ایک ہمدرد راہنما، مخلص قائد اور بیدار حکمران سے محروم ہو گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے صرف نظر کرے اور ان کی نیکیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے بعد آنے والے سعودی عرب کے حکمران شاہ عبداللہ کو سعودی عرب میں جاری اسلامی نظام حیات کو جاری وساری رکھنے اور حکومتی نظام کی کمزوریوں کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز کی وفات پر رئیس الجامعہ کا اظہار تعزیت
ضلع جہلم کی تمام مساجد اہل حدیث میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ

جہلم میں شاہ فہد کی وفات کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ اہالیان جہلم کے مختلف مکاتب فکر کے لوگ عالم اسلام کے عظیم سپوت کی وفات کی خبر سن کر غمزدہ ہو گئے۔ جامعہ علوم اثریہ جہلم کی زیر نگرانی ضلع بھر کی تمام مساجد اہل حدیث میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ تمام خطباء نے اپنے دوسرے خطبہ میں مرحوم کی بے پناہ اسلامی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے انھیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

اس موقع پر رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز اور وزیر الدفاع والطیران شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز کے علاوہ دیگر وزراء مملکت اور شیوخ کو تعزیتی فیکس اور خطوط ارسال کیئے۔

سعودی عرب کے نئے فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کو مبارکباد

اس سے اگلے روز جب نئے فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے زمامِ حکومت سنبھالی تو رئیس الجامعہ نے انھیں مبارکباد کا پیغام ارسال کیا جس میں انھیں مملکت سعودیہ کا بادشاہ بننے پر دلی مبارکباد پیش کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ رب العزت انھیں صحیح معنوں میں خادم حرمین شریفین کے ساتھ ساتھ خادم الاسلام والمسلمین بننے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

مولانا محمد حسین شیخوپوری ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک

نماز جنازہ پہلے جامعہ محمدیہ اور بعدازاں کمپنی باغ گراؤنڈ میں ادا کی گئی، اہم راہنماؤں کی شرکت
موسلادھار بارش میں لوگوں نے پانی میں کھڑے ہوکر نماز جنازہ ادا کی
مولانا کی وفات کے سوگ میں شیخوپورہ میں کاروباری مراکز بند رہے۔

شیخوپورہ (بیورو رپورٹ) مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سرپرست اعلیٰ، تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ کے بانی رہنما، ممتاز عالم دین مولانا محمد حسین شیخوپوری کو گزشتہ روز ان کے آبائی گاؤں کالو کے ڈیرہ پوہلیانوالہ میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا اس موقع پر ہر آنکھ اشکبار تھی، نماز جنازہ کے دوران مجمع سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں بلند ہوتی رہیں۔ مولانا محمد حسین شیخوپوری کی نماز جنازہ کمپنی گراؤنڈ شیخوپورہ میں ادا کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن شدید بارش اور موسم کی خرابی کی وجہ سے تمام انتظامات درہم برہم ہوگئے۔ اس طرح ان کی نماز جنازہ پہلے جامعہ محمدیہ توحید آباد پوہلیانوالہ میں ادا کی گئی لیکن بارش کے باعث ہزاروں لوگوں کے جنازہ میں شرکت نہ کر سکنے پر مرحوم کی میت کو دوبارہ کمپنی باغ شیخوپورہ میں لیجایا گیا جہاں ہزاروں افراد نے ایک سے ڈیڑھ فٹ پانی میں کھڑے ہوکر نماز جنازہ ادا کی، جامعہ محمدیہ میں نماز جنازہ ممتاز عالم دین مولانا معین الدین لکھوی جبکہ کمپنی باغ گراؤنڈ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ علامہ عبدالعزیز حنیف نے پڑھائی، مولانا محمد حسین شیخوپوری کی وفات پر پورے شہر میں سوگ کا سماں رہا۔ شیخوپورہ کے متعدد کاروباری مراکز بند رہے اور تعزیت کرنے والوں کا سارا دن تانتا بندھا رہا۔ مولانا مرحوم کو اہل حدیثوں میں یکساں اور نمایاں مقبولیت حاصل تھی۔ (بشکریہ: روزنامہ پاکستان لاہور 8 اگست)